تحفظ نسواں (قانون فوجداری)

ترمیمی بل 2006ء

تبصرہ

ویمن ایڈ ٹرسٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفظ نسواں بل کے ذریعے تعزیرات پاکستان، ضابطہ فوجداری، جرم زنا آرڈیننس اور قذف آرڈیننس میں اہم ترامیم کی گئی ہیں۔ بل قومی اسمبلی اور سینٹ نے پاس کر دیا ہے۔ اس تناظر میں منتخب کمیٹی کے منظور شدہ بل کی اہم دفعات اور ان کے کن اثرات کے حوالے سے یہ مختصر تبصرہ ذیل میں پیش کیا جارہاہے

1. حد زنا آرڈیننس میں زنا بالرضا کے لیے دو قسم کی سزائیں مقرر تھیں جن میں ایک حد کی سزا تھی جس میں اگر چار چشم دید گواہ موجود ہوں تو مجرم کو حد کی سزا دی جاسکتی تھی اور اگر کسی وجہ سے مجرم پر سے حد کی سزا ساقط ہو جاتی تو ریکارڈ پر موجود گواہی کی بنیاد پر مجرم کو تعزیری سزا دی جاتی تھی۔ موجودہ بل میں تحریری سزا ختم کرتے ہوئے یہ تبدیلی کی گئی ہے کہ اگر جرم زنا کے چار گواہ موجود نہیں ہوں گے تو دو چشم دید گواہوں کی گواہی پر مجرم کو زنا بالرّضا یعنی Fornication کی تعزیری سزا دی جائے گی ۔ اور دو گواہوں کی عدم موجودگی میں Fornication کی تعزیری سزا کا استغاثہ بھ دائر نہیں ہوسکے گا اور نہ ہی دوسری واقعاتی شہادتوں کو بنیاد بنایا جاسکے گا۔ اور اگر کوئی شخص دو گواہوں کے ذریعے اپنے استغاثے کو ثابت نہ کر سکا تو اس کو فوری طور پر وہی سزا دی جائیگی جو Fornication کے مجرم کو دی جانی تھی۔ اس طرح کوئی شخص Fornication کے حوالے سے عدالت میں استغاثہ لے کر نہیں جائے گا کیونکہ اس کو فوری سزا کا اندیشہ ہو گا، یہ مسلمہ اصول ہے کہ مجرم کو ہمیش شک کا فائدہ ملتاہے اور مجرم اس سے فائدہ اٹھاتا ہے جبکہ موجودہ صورت میں استغاثہ عدالت میں لے جانے والے کا استغاثہ اگر کسی تکنیکی بنیاد پر خارج ہو گیا تو اس کو تعزیری سزا ملے گی۔ تعزیری سزا کے لئے دو گواہوں کی شرط ہمارے فوجداری قانون میں انوکھی مثال ہے۔ دو

گواہوں کی شرط شریعت کے واضح احکامات کے خلاف ہے۔ شریعت کا مطمع نظر تو یہ ہے کہ اگر چار عینی گواہ موجود نہیں ہیں تو ایسا جرم دیکھنے والا شخص اپنی زبان بند رکھے۔ اگر کوئی شخص چار گواہوں کے بغیر زنا کا الزام عائد کرتا ہے تو ایسا شخص قذف کی سزا کا مستحق ہے اس کا بہترین حل وہی ہے جو وفاقی شرعی عدالت نے ایک مقدمہ کی سماعت کے دوران پیش کیا لیکن اگر چار گواہ میسر نہ ہوں تو مقدمہ درج کرتے وقت **زنا** کے الفاظ استعمال کرنے کی بجائے بے حیائی اور فحاشی (Lewdness) جیسے الفاظ استعمال کیے جائیں لیکن چونکہ بے حیائی یا فحاشی کے لیے تو مجموعہ تعزیرات پاکستان میں اور نہ ہی حد زنا آرڈیننس میں کوئی دفعہ موجود ہے۔ لہذا اس حوالے سے قانون سازی کی ضرورت تھی۔

2. مجوزہ بل کے ذریعے زنا بالرضا کی تعریف میں ردوبدل کر کے اسے مبہم بنا دیا گیا ہے۔ مجوزہ بل کے ذریعے نکاح پر نکاح کے مقدمات کو زنا بالرّضا کی تعریف سے خارج کر دیا گیا ہے۔ نیز اب اس بات کا تعین بھی مشکل ہو جائے گا کہ کون سا عمل زنا بالرّضا میں شمار ہو گا اور کونسا نہیں۔
3. کسی بھی جرم کے ارتکاب کی کوشش کرنا یا اس کی ترغیب دینا دنیا کے ہر قانون میں جرم ہے لیکن مجوزہ بل کے ذریعے زنا بالّرضا کے ارتکاب کی کوشش یا اس کی ترغیب دینا جرم شمار نہیں ہو گا۔
4. زنا بالجبر کی جو سزا قرآن و سنت نے مقرر فرمائی ہے اور جسے اصطلاح میں حد کہتے ہیں اسے اس بل میں یکسر ختم کر دیا گیا ہے یعنی زنا بالجبر کے کسی مجرم کو کسی بھی حالت میں حد کی سزا نہیں دی جا سکتی بلکہ اسے ہر حال میں تعزیری سزا ہی دی جائے گی۔ یہ سزا سنت متواترہ سے ثابت ہے اور خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حد کی یہ سزا جاری فرمائی۔ نیز

چودہ سو سال سے تمام فقہاء اس بات پر متفق رہے ہیں کہ زنا بالجبر کی حد کی سزا شرعی سزا ہے جو قرآن و سنت نے مقرر کی ہے۔ بعض فقہاء ایسے بھی گزرے ہیں جنہوں نے زنا بالجبر کو زنا کی ایک قسم قرار دینے کی بجائے اسے حرابہ کی ایک قسم قرار دیا اور جرم ثابت ہونے پر حد حرابہ کا حق قرار دیا ہے وفاقی شرعی عدالت بھی اپنے ایک فیصلے میں نہ صرف اس رائے کی تائید کر چکی ہے بلکہ اسے قانون کا حصہ بنانے کی سفارش بھی کر چکی ہے۔ زنا بالجبر کی شرعی سزا کو ختم کرنے کا جواز عام طور پر پیش کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی مظلوم عورت کسی مرد کے خلاف زنا بالجبر کا مقدمہ درج کروائے تو اس سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ زنا بالجبر کے ارتکاب کے چار چشم دید گواہ بھی پیش کرے حالانکہ ایسا نہیں ہے اور محض جھوٹ پر مبنی ایک پروپیگنڈہ ہے۔ زنا بالجبر کی شکار خاتون کی اکیلی گواہی پر بھی نہ صرف مقدمات کا اندراج ہوتا ہے بلکہ مجرم کو عمر قید تک کی سزائیں دینا معمول کی بات ہے ایسے مقدمات کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں چار گواہوں کے بجائے محض خاتون کی اکیلی گواہی پر سخت ترین سزائیں دی گئیں ۔ جیسے کے عبید الرحمن بنام سرکار PLD 1984,FSC 128 محمد علی بنام سرکار PCrLJ2002,1226 محمد اقبال عرف بالا بنام سرکار [PCF 2002, 1169 محمد نعیم بنام سرکار SCMR - 2005, 248 (L حد کی سزا کو باقی رکھنے کا ایک فائدہ بہر حال ضرور تھا کہ زنا بالجبر کے کسی واقعہ میں اگر مذکورہ معیار پر پورا اترنے والے چار گواہ مل جاتے تو زنا بالجبر کے ملزم کو سنگساری کے ذریعے سزائے موت یا سو کوڑوں کی عبرت ناک سزا مل جاتی۔ زنا بالرضا میں تو چار گواہوں کا ملنا واقعی محال ہے کہ دونوں فریق اس میں اخفاء کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں لیکن زنا بالجبر کے واقعات میں چار گواہوں کے دستیاب ہو جانے کا

پورا امکان موجود ہوتا ہے کیونکہ مظلوم عورت کا شور شرابہ سن کر چار سے بھی زیادہ گواہ جمع ہو سکتے ہیں۔ گویا کہ زنا بالجبر میں حد کی سزا کو ختم کر کے دراصل مرد کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔

5. مجوزہ بل کے تحت صرف مرد وزنا بالجبر کا ملزم ہو گا کوئی اثر عورت اگر زنا بالجبر کا ارتکاب کرتی بھی ہے تو اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی جا سکے گی حالانکہ یہ پوری دنیا میں مسلمہ ہے کہ عورتیں بھی زنا بالضبر کا ارتکاب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ سلام اور زلیخا کا تاریخی واقعہ اس کی ایک اہم مثال ہے۔ نیز مغربی معاشروں میں اس کی مثالیں عام ہیں۔

6. مجوزہ بل کے مطابق اب اگر کوئی شخص اپنی جائز بیوی کے ساتھ بھی اس کی مرضی کے خلاف مباشرت کرے گا تو قانون کی نظر میں وہ زنا بالجبر کا مجرم قرار پائے گا یعنی Marital Rape کو بھی اس بل کے ذریعے قانون کا حصہ بنایا گیا ہے۔ جو کہ خاندانی نظام پر براہ راست حملہ ہو گا۔

7. مجوزہ بل کی رو سے سولہ سال سے کم عمر لڑکی اگر اپنی مرضی سے بھی زنا کا ارتکاب کرتی ہے تو وہ زنا بالجبر تصور ہو گا۔ اگر سولہ سال سے کم عمر کی لڑکیوں کو جرم زنا سے مطلقاً مستثنیٰ قرار دے دیا جائے تو معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ سولہ سال تک کی لڑکیاں بلاخوف و خطر اس جرم میں ملوث ہوں گی اور گرفتاری کی صورت میں زنا بالجبر کا جواز پیش کر کے سزا سے بن جائیں گی لہذا سولہ سال کی عمر کے بہانے بلوغت کو معیار بنانا چاہیے۔

8. جرم زنا آرڈیننس کے نفاذ سے قبل تعزیرات پاکستان کی دفعہ نمبر 497 کے تحت زنا بالرضا کا ارتکاب صرف اس صورت میں جرم تھا جب کوئی شخص کسی شادی شدہ عورت کے ساتھ اس کے خاوند کی مرضی کے بغیر زنا بالرّضا کا ارتکاب کرتا تھا اس صورت میں بھی عورت ملزمہ

نہیں ہو سکتی تھی بلکہ صرف مرد کے خلاف ہی مقدمہ قائم کیا اور چلایا جا سکتا تھا۔ غیر شادی شدہ بیوہ یا مطلقہ خواتین کے ساتھ زنا بالرّضا کوئی جرم نہیں تھا۔ جرم زنا آرڈیننس کی دفعہ نمبر 19 کے ذریعے تعزیرات پاکستان کی مذکورہ دفعہ اور اغواء اور عصمت فروشی سے متعلق دیگر دفعات کو منسوخ کر دیا گیا تھا اور انہیں اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کرتے ہوئے زیادہ بہتر شکل میں جرم زنا آرڈیننس میں شامل کر دیا گیا تھا۔ مجوزہ بل کے ذریعے جرم زنا آرڈیننس کی دفعہ نمبر 19 کے متعلقہ حصہ کو منسوخ کر دیا گیا ہے جس کے نتیجے میں تعزیرات پاکستان کی منسوخ شدہ دفعات از خود بحال ہو گئیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جرم زنا آرڈیننس کے ساتھ ساتھ سابق قانون بھی موجود رہے گا اور جرم زنا کے حوالے سے دو متوازی قوانین ملک میں بیک وقت موجود ہوں گے۔ لیکن چونکہ جرم زنا آرڈیننس کی دفعات دیگر قوانین پر حاوی نہیں ہوں گی نتیجتاً تعزیرات پاکستان کی دفعات کے تحت ہی سزا دی جائے گی کیونکہ یہ تسلیم شدہ قانونی ضابطہ ہے کہ اگر کوئی جرم دو قوانین کے تحت قابل سزا ہو تو اس کو اس قانون کے تحت سزا دی جائے گی جس میں سزا کم ہو گی اسی طرح جرم زنا آرڈیننس عملاً معطل ہو کر رہ جائے گا

9. جرم زنا آرڈیننس کے تحت کیا مقدمہ کی سماعت کرنے والی عدالت کو یہ اختیار حاصل تھا کہ اگر دوران سماعت یہ بات سامنے آئے کہ ریکارڈ پر موجود شہادتوں کے ذریعے کسی دیگر قانون کے تحت کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے وہ اس قانون کے تحت ملزم کو سزا دے سکتی تھی ۔ لیکن مجوزہ بل کے ذریعے جرم زنا آرڈیننس کے تحت کسی مقدمہ کی سماعت کرنے والی عدالت سے یہ اختیار واپس لے لیا گیا ہے۔ اب اگر کی مرد اور عورت کے خلاف حد زنا آرڈیننس کے تحت زنا بالرضا کے مقدمات کی سماعت کے دوران یہ بات سامنے آتی ہے کہ

عورت کے ساتھ زنا بالجبر کا ارتکاب ہوا ہے اور اصل حقائق کو چھپا کر اسے زنا بالرضا کا رنگ دیا گیا ہے تو ایسی صورت میں عدالت مرد کو زنا بالجبر کی سزا نہ دے سکے گی کیونکہ زنا بالجبر تعزیرات پاکستان کے تحت جرم ہو گا اور عدالت کو مذکورہ ترمیم کی وجہ سے کسی دیگر قانون کے تحت کسی ملزم کو سزا دینے کا اختیار ختم کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح اگر یہ ثابت ہوتا ہے کہ زنا کا ارتکاب تو نہیں ہوا لیکن عورت کو اغواء کیا گیا ہے یا اسے بہلا پھسلا کر لے جایا گیا ہے یا اسے عصمت فروشی کی غرض سے خریدا یا بیچا گیا ہے یا کرایہ پر لیا یا دیا گیا ہے تو کرم کوئی سزا نہیں دی جاسکے گی۔

10. مجموعہ ضابط فوجداری کی دفعات نمبر C401-402 میں صوبائی حکومت کو کوئی بھی سزا معاف کرنے معطل کرنے یا تبدیل کرنے کا اختیار حاصل تھا لیکن حد آرڈیننس 1979ء کی دفعہ 20 ذیلی دفعہ 5 میں قرار دیا گیا تھا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی مذکورہ بالا دفعات کا اطلاق حد کی سزا پر نہیں ہو گا لیکن موجودہ پاس کردہ بل کے ذریعے دفعہ 20 ذیلی دفعہ 5 کو منسوخ کر دیا گیا ہے اور صوبائی حکومت کو اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ اگر چاہے تو حد کی سزا کو بھی معاف، کم یا تبدیل کر سکے۔ یہ ترمیم قرآن و سنت کے واضح ارشادات اور اجماع امت کے صراحاً خلاف ہے۔

11. مجوزہ بل میں تعریفات کے ذیل میں اعتراف جرم کی تعریف کا اضافہ کیا جارہا ہے۔ اس میں یہ بات طے کر دی گئی ہے کہ صرف مذکور مقدمہ کی سماعت کرنے والی سیشن کورٹ کے روبرو کیے جانے والے اعتراف جرم کو ہی جرم زنا کے ثبوت کے لیے اعتراف سمجھا جائے گا۔ یہاں یہ بہتر ہوتا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی اس سفارش کو بھی اس میں شامل کر لیا جاتا کہ اعتراف چار مرتبہ ہو گا اور چار تلف اوقات میں ہو گا۔ نیز اگر مجموعہ ضابطہ

فوجداری کی دفعہ نمبر 164 کی ذیلی دفع (3) میں بیان کیا گیا طریقہ کار بھی اس میں شامل کرلیا جائے تو یہ قرآن وسنت اور انصاف کے تقاضوں سے زیادہ ہم آہنگ ہو جاتا۔ جس میں یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ ملزم کا اعترافی بیان قلمبند کرنے سے پہلے ملزم پر یہ واضح کر دیا جائے کہ وہ یہ بیان دینے کا پابند نہیں ہے اور اس کا یہ بیان اس کے خلاف بطور شہادت استعمال ہو سکتا ہے۔ نیز جج پر بھی لازم ہے کہ وہ ملزم سے مختلف سوالات کر کے اس بات کا یقین کرلے کہ ملزم کا اعتراف جرم ہر لحاظ سے رضاکارانہ ہے۔

12. قذف آرڈیننس کی دفعہ نمبر 14 میں لعان کا طریقہ کار بیان کیا گیا ہے اس دفعہ میں یہ صراحت موجود ہے کہ اگر شوہر لعان کی کارروائی سے انکار کرے تو اسے اس وقت تک حراست میں رکھا جائے جب تک وہ لعان پر آمادہ نہ ہو جائے اسی طرح اگر لعان کی کارروائی کے دوران عورت زنا کا اعتراف کرلے تو اس پر زنا کی حد جاری ہو گی لیکن مذکورہ بل میں دفعہ نمبر 14 کی یہ دونوں ذیلی دفعات حذف کر دی گئی ہیں لعان کی سزا کا ختم کیا جانا قرآن وسنت کے واضح احکامات کے خلاف ہے۔

13. زنا بالجبر کے حوالے سے سب سے بڑا اعتراض یہ کیا جاتا تھا کہ زنا بالجبر کی شکار خاتون جب بھی تھانے میں FIR کٹوانے جاتی ہے تو الٹا اس پر زنا بالرّضا کا مقدمہ بنا دیا جاتا ہے لہذا زنا بالجبر کے مقدمات میں پولیس کا عمل دخل ختم کیا جائے اور اسے ناقابل دست اندازی پولیس قرار دیا جائے لیکن مذکورہ بل میں زنا بالجبر کی بجائے زنا بالرّضا کے جرم کو ناقابل دست اندازی پولیس قرار دیا گیا ہے جبکہ زنا بالجبر کی شکار خاتون اب بھی پولیس کے رحم وکرم پر رہی ہے۔

امید ہے کہ ان گزارشات کی روشنی میں پاس کردوہ حقوق نسواں بل کے بارے میں عام افراد کے سامنے تمام صورت حال واضح ہو جائے گی نیز قرآن وسنت سے متصادم شقوں کی نشاندہی اور ان کی اصلاح کی صورت بھی سامنے آجائے گی۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ویمن ایڈ ٹرسٹ کی اس کاوش کو پاکستان کے آئینی اور نظریاتی تشخص کو برقرار رکھنے کے ضمن میں قبول فرمائے۔ آمین

سماجی اور قانونی مشاورت کے لیے رابطہ کریں:

ویمن ایڈ ٹرسٹ

مکان نمبر36 سٹریٹ نمبر2، G - 10/3 اسلام آباد

فون:051-2212933 فکس:051-2294610

ویب سائٹ:www.wat.com.pk

ای میل:womenaidtrust@yahoo.com

برانچ آفس

کراچی، کوئٹہ، لاہور، حیدر آباد، پشاور، ملتان

بادبان سیریز پبلی کیشن 2

زیرادارت: شگفتہ عمر (ڈائریکٹر ریسرچ سیل)

یہ پبلی کیشن کا تحفظ نسواں (قانون فوجداری) ترمیمی بل 2006ء کے قومی اسمبلی اور سینٹ سے پاس ہونے کے موقعہ پر شائع کی گئی۔

تدوین: ظفر الحسن جوئیہ، غزالہ غالب، اکسیر احمد عباسی،

فہمیدہ اکرم ملک ایڈووکیٹس ہائی کورٹ (ریسرچ سیل)

پہلا ایڈیشن: نومبر 2006ء